4 . 5 جولائی 1980

ابلاغ

شیعہ کنونشن اسلام آباد

کی رپورٹ



مولانا مفتی جعفر حسین انوار کو سیکریٹریٹ بلڈنگ اسلام آباد میں اس معاہدے کی تفصیلات بتا رہے ہیں جو شیعہ لیڈروں اور حکومت کے درمیان طے پایا

نشریات

4.5 جولائی 1980ء

ہیئت ائمہ مساجد امامیہ کراچی

انتساب!

قوم کے اس تاریخی باب کو اس شہید کے نام سے منسوب کرتا ہوں کہ جس نے اپنے خون کا نذرانہ دے کر ملت جعفریہ کو زندگی بخشی۔ اس شہید کی نماز جنازہ سیکرٹریٹ کے سامنے قائد ملت جعفریہ مفتی جعفر حسین قبلہ کی اقتدا میں رات کے ڈھائی بجے ادا کی گئی اور جس کو نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے سیکرٹریٹ اسلام آباد کے سامنے جلوس نکال کر ان نعروں سے الوداع کیا گیا۔

شہید فقہ جعفریہ!

خون تیرا رنگ لائے گا



ہئیت ائمہ مساجد امامیہ کراچی کا نمائندہ وفد کنونشن اسلام آباد میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ



شہیدِ فقہ جعفریہ

عرضِ حال

ہیئت اسوقت تک متعدد موضوعات پر اصلاحی کتابچے ابلاغ کے نام سے شائع کر کے بلاقیمت تقسیم کرچکی ہے اور تقریباً ڈیڑھ سال سے تبلیغ دین کے سلسلے میں تقریراً و تحریراً کوشاں ہے جہاں دینی و ملی و مذہبی کام کی ضرورت پڑتی ہے وہاں ہیئت کے اراکین اپنی خدمات پیش کرنے میں گریز نہیں کرتے چنانچہ فقہ جعفریہ کے نفاذ کے لئے اسلام آباد میں منعقدہ ۴ و ۵ جولائی سنہ ۱۹۸۰ء کنونشن میں ہیئت کے وفد نے بڑھ کر حصہ لیا اور کراچی سے بروقت اسلام آباد پہنچا اور وہاں جو حالات در پیش آئے ان کو قلمبند کر کے مومنین کے لیے پیش کیا جارہا ہے۔

کراچی سے اسلام آباد کنونشن میں شرکت کرنے والے نمائندے حسب ذیل ہیں۔

• سید نجم الحسن صاحب نقوی (عزاخانہ حسینی ٹرسٹ جہانگیر روڈ • سید عزادار حسین صاحب نقوی (عزاخانہ آل محمد حبیب لائن) • سید آغا حسین صاحب نقوی (انجمن گلزار حسینی اورنگی ٹاؤن) • سید وجیہہ الحسن صاحب رضوی (آل پاکستان شیعہ اسٹوڈنٹس فیڈریشن) خطیب اہلبیت جاوید جعفری صاحب سپریم کونسل کے رکن مولانا سید رضی جعفر صاحب • علامہ عرفان حیدر عابدی صاحب فقہ جعفریہ رابطہ کمیٹی کا پانچ رکنی وفد۔ ھیئت ائمہ مساجد کا وفد ھیئت آئمہ مساجد ان مومنین کرام کی مشکور ہے جنہوں نے ہیئت کے وفد کی روانگی اور اس ابلاغ کی چھپائی میں تعاون فرمایا۔ اور ہمیشہ مومنین سے تعاون کی متمنی ہے کیونکہ مومن ہی دینی و مذہبی و ملی کام کرنے والوں کے ساتھ تعاون کیا کرتے ہیں۔

اطلاع

ہیئت آئمہ مساجد کی جانب سے ہفتہ وار تبلیغی پروگرام درس سیرت معصومینؑ جاری ہے جو ہر جمعہ کو ۹ بجے شب کراچی کی مختلف امامیہ مساجد میں ہوتا ہے اور علماء دین اخلاقیات و مسائل فقہ جعفریہ بیان کرتے ہیں جس علاقے میں یہ درس قائم ہو وہاں کے مومنین کرام تعاون اور شرکت فرمائیں تاکہ مذہبی معلومات میں اضافہ ہوسکے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کراچی سے اسلام آباد تک

۲ جولائی بروز بدھ رات ۹ بجے خیبر میل پر ہیئت ائمہ مساجد امامیہ کراچی کا پانچ رکنی علماء کا وفد شیعہ کنونشن اسلام آباد کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ میں کافی صعوبتیں اٹھانے کے باوجود ۴ جولائی بروز جمعہ دس بجے دن جلسہ گاہ میں پہنچا تو علماء مومنین کا جذبۂ ایمانی سے سرشار اجتماع دیکھتے ہی یکسر وہ صعوبتیں جو دوران سفر اٹھائی تھیں کافور ہوگئیں۔ علماء کرام کی روح پرور تقاریر اور نمائندہ وفود کی یقین دہانی سُن کر وجد طاری ہوگیا۔

پہلی نشست قائد ملت جعفریہ علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ کی تقریر پر اختتام پذیر ہوئی۔ پنڈال میں ہی نماز جمعہ ادا کی گئی۔ امامت کے فرائض عالم کبیر مفتی سید عنایت علی شاہ صاحب قبلہ خطیب مسجد شاہ گردیز ملتان نے انجام دیئے۔

دوسری نشست ساڑھے چار بجے شروع ہوئی جس میں مختلف علماء اور نمائندہ وفود نے خطاب کیا۔ تقریباً ساڑھے چھ بجے ہیئت ائمہ مساجد امامیہ کراچی کے رکن مولانا سید عاشق حسین نقوی کو خطاب کی دعوت دی گئی۔ مولانا نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہیئت ائمہ مساجد امامیہ کراچی بیاسی علماء روحانیین پر مشتمل ہے اور اتنے ہی مومنین و مخلصین کے اداروں کا اس دینی و ملی تنظیم کو تعاون حاصل ہے۔ مولانا نے کہا کہ ہم لوگ گھروں سے اس لئے نکلے ہیں کہ قائد ملت کو اس بات کا یقین دلائیں کہ آپ کے اشارے پر ہم اپنی جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں! در مومنین کراچی کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ صاحبان اقتدار پر ثابت کردیا جائے گا کہ ہم کرار کے ماننے والے ہیں، فرار کرنے والوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ مولانا نے ارباب بست و کشاد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ قوم شیعہ نے ہمیشہ دین کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ اور آج بھی شمع حسینی کے پروانے دین کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ مولانا نقوی کے بعد دیگرے مولانا گلفام حسین ملتانی اور علامہ عرفان حیدر عابدی نے خطاب کیا۔ ان کے بعد قائد ملت جعفریہ علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ کو خطاب کی دعوت دی گئی۔ قائد ملت نے اپنے شیدائیوں کو صبر و تحمل کی تلقین کرتے ہوئے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا اور فرمایا کہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ صدر مملکت نے متعدد ملاقاتوں میں بار بار اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو کسی دوسری فقہ کے لئے مجبور نہیں کیا جائے گا لیکن جب قانون نافذ کیا تو آرڈیننس اپنے قول کے خلاف صادر فرمایا۔

صدر مملکت کے رویّہ نے ہمیں اس بات پر مجبور کر دیا کہ ہم اپنا حق لینے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں جس کی منہ بولتی ہوئی تصویر یہ علماء و عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جو اپنے جائز حقوق کے لئے سراپا احتجاج نظر آتا ہے۔ ۲ جولائی کی ملاقات میں جو گفتگو

ہوئی اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ صدر محترم نے کہا کہ آپ اسلام آباد میں کنونشن منعقد نہ کریں۔ تو قائد ملت نے جواب دیا کہ قوم کے جذبات اس قدر مشتعل ہیں کہ میں قوم کو کنونشن کے انعقاد سے روک نہیں سکتا تو صدر محترم نے کہا کہ اگر آپ کو کنونشن کرنا ہی ہے تو لیاقت باغ پنڈی میں کریں وہاں ہم انتظامات کرا دیں گے اور دیگر تمام سہولتیں بھی ہم پہنچائیں گے۔ تو مفتی صاحب نے فرمایا کہ قوم کو اس بات پر مجبور کرنا یہ بھی میرے بس کی بات نہیں۔ تو صدر محترم نے کہا کہ اسلام آباد میں کنونشن کے انعقاد کو ہم روکیں گے۔ پھر صدر نے کہا کہ علماء کرام الگ ہو جائیں۔ عوام کو چھوڑ دیں ہم ان کو روک لیں گے۔ قائد نے فرمایا۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ صدر محترم نے کہا کہ کیپ مطالبات پورے نہ ہوئے تو آپ سڑکوں پر نکلیں گے؟ تو قائد نے کہا۔ ضرور۔

صدر نے کہا۔ کہ علماء جلوس نکالیں لیکن عوام کو جلوس سے منع کریں۔ قائد ملت نے کہا۔ کہ میں کوشش کروں گا کہ پہلے عوام سڑکوں پر نہ آئیں۔ قائد ملت علماء کرام کے پاس واپس چلے آئے۔ اس کے بعد حکومت کی طرف سے ریڈیو بلیٹن میں اعلان کیا گیا کہ حکومت کی طرف سے اسلام آباد میں کنونشن کا انعقاد ممنوع ہے۔ اس اعلان کے نشر ہوتے ہی حکومت کی مشینری نے کنونشن کے انعقاد کو روکنے کی تمام تر کوششیں شروع کر دیں۔ چنانچہ ہیئت علماء امامیہ پنڈی اور اراکین تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کو صدر کے آرڈر سے مطلع کر کے دریافت کیا کہ آپ لوگوں کا کیا ارادہ ہے۔ ہیئت علماء امامیہ اور اراکین تحریک نے دو بجے دن سے لے کر دو بجے رات تک بڑی بحث و تمحیص کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ کنونشن اسلام آباد میں ہی منعقد ہوگا اور کسی حالت میں ملتوی نہیں کیا جائے گا۔ کنونشن کی انتظامیہ کے مذکورہ فیصلے کے بعد اسلام آباد کے ڈی۔ سی نے تحریری طور پر کنونشن اسلام آباد منعقد کرنے کی اجازت دے دی۔ شمع حسینی کے پروانوں کی حکومت کے مقابلے میں یہ پہلی فتح تھی۔ قائد ملت نے اپنے آخری نقرات میں فرمایا کہ آج رات سپریم کونسل اور مشاورتی کونسل جو فیصلہ کریگی کل اسی پر عمل کیا جائے گا۔ پنڈال نعرہ تکبیر سے گونج رہا تھا اور حکومت کے در و دیوار اسلام کے شیدائیوں کی آواز سے لرز رہے تھے اور دوسری نشست ختم ہو گئی۔

۵ جولائی کی صبح کو ہیئت آئمہ مساجد امامیہ کراچی کا وفد پنڈال میں پہنچا تو اپنی آنکھوں سے اراکین وفد نے دیکھا کہ عظیم قوم کا یہ نمائندہ کنونشن کے ہر فرد کے چہرے سے عیاں ہو رہا تھا کہ عوام کا یہ موجزن سمندر اپنے حقوق کبھی بھی پامال نہیں ہونے دے گا۔ کنونشن کی کارروائی شروع ہو چکی تھی۔ علماء کرام اپنے خطاب میں عوام کو نظم و ضبط کی تلقین کرتے رہے۔ گیارہ بجے کے قریب صبر و استقلال کے پیکر قائد ملت جعفریہ علامہ مفتی جعفر حسین قبلہ نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے اپنے اور مشاورتی کونسل و سپریم کونسل کے متفقہ فیصلے سے عوام کو آگاہ کیا کہ علماء کرام احتجاجی جلوس نکالیں گے اور عوام صبر و ضبط سے کام لیتے ہوئے پنڈال میں علماء کرام کی واپسی کا انتظار کریں گے۔ قائد ملت کے اس اعلان کا عوام نے نعرہ تکبیر (اللہ اکبر) اور نعرہ حیدری (یا علیؑ) سے خیر مقدم کیا۔

مفتی صاحب فیصلہ سنا کے اسٹیج سے اُترے اور علماء کرام کو ساتھ لے کر چلے ہی تھے کہ عوام کا تلاطم خیز طوفان اور جذبہ ایمانی سے سرشار جم غفیر (جو اس سے قبل سرزمین اسلام آباد کی آنکھوں نے نہیں دیکھا تھا) نے علماء کرام کو گھیرے میں لے کر اپنے جذبات سے آگاہ کیا کہ ہم علماء کرام کو نہیں جانے دیں گے، بلکہ جس مشن کیلئے علماء کرام سڑکوں پر آنا چاہتے ہیں جو ہمیں حسینؑ ابن علیؑ سے ورثہ میں ملا ہے ہم اپنی جانیں نچھاور کریں گے۔ میرے پاس ایسے الفاظ نہیں جن سے میں عوام کے جذبات کی ترجمانی کر سکوں۔ لہٰذا میری قوم میری اس معذرت کو قبول فرمائے گی۔

لیکن علماء کرام کے اصرار اور اپنے محبوب قائد کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے عوام نے اپنے جذبات کو کچل کر واپس پنڈال میں چلا جانا مجبوری کے عالم میں گوارا کیا:

اب علماء کرام کا جلوس قبلہ مفتی صاحب کی قیادت میں ساڑھے گیارہ بجے چلا۔ شرکاء جلوس کی تعداد ڈیڑھ ہزار تھی اسلام آباد کی مختلف شاہراہوں اور سفارت خانوں کے سامنے سے یہ احتجاجی جلوس گشت کرتا ہوا وزیر مذہبی امور محمود اے ہارون کے دفتر پہنچا۔ علماء کرام کے احتجاجی جلوس کے جذبات اس وقت قابل دید تھے۔ جب مصری اور عراقی و امریکی سفارت خانوں کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ راستے میں علماء کرام کے روح پرور جلوس میں فقہ جعفریہ کے نفاذ اور قائد ملت کی تائید میں نعرے لگائے گئے۔ چند اہم نعرے یہ تھے:

مشن ما حسینیؑ است ؛ رہبر ما خمینی است

ہمارا قائد ہمارا رہبر مفتی جعفر مفتی جعفر

اور نعرۂ تکبیر سے سرزمین اسلام آباد اور ایوانِ حکومت کے در و دیوار لرزہ بر اندام تھے۔ قابل داد ہیں۔ مولانا سید اکبر عباس نجفی تلہ گنگ جن کا یہ نعرہ بہت مقبول رہا۔

دم دم علیؑ علیؑ ۔ ہر دم علیؑ علیؑ ۔ اللہ اکبر خمینی رہبر ۔ کل ارض کربلا ۔ کل یوم عاشورہ

یہاں پر بیس علماء کرام کی ڈیڑھ گھنٹے تک وزیر مذہبی امور سے گفتگو ہوتی رہی۔ علماء کرام کا مطالبہ تھا کہ فقہ جعفریہ کا آرڈیننس جاری کیا جائے۔ تو وزیر مذہبی امور نے کہا۔ کہ یہ میرے اختیار میں نہیں آپ مجھے صدر سے ملاقات کا موقع دیں۔ تو علمائے نے فراخدلی کا ثبوت دیتے ہوئے اجازت دے دی۔ وزیر موصوف جانے ہی والے تھے کہ امامیہ اسٹوڈنٹ کے رضاکاروں نے کہا کہ ہم محمود اے ہارون کو نہیں جانے دیں گے۔ ہم سلام کرتے ہیں قوم کے نوجوان سرمایہ کو جو امامیہ اسٹوڈینٹس کی شکل میں منظم ہیں کہ جو اپنے حقوق کی خاطر محمود اے ہارون کی کار کے سامنے ہو گئے کہ وزیر موصوف ہماری لاشوں سے گزر کر جائے گا۔ ہماری زندگی میں نہیں جا سکتا۔ لیکن جب ان تک قائد ملت کا حکم پہنچایا گیا تو نوجوانوں نے اپنے مشتعل جذبات کو پس پشت ڈال کر قائد کے حکم کے سامنے تسلیم خم کر کے وزیر کو جانے دیا۔ دو گھنٹہ کی مہلت لے کر جانے والا اسلامی مملکت کا وزیر واپس نہ آیا۔

فون پر اطلاع دی کہ صدر صاحب سے ابھی طے نہیں ہو سکا۔ کچھ وقت اور دیں۔ تو قائد ملت نے فرمایا۔ کہ علماء کرام ساڑھے پانچ بجے تک انتظار کریں گے۔ اس کے بعد ہم کو مجبور کر دیا جائے گا کہ ہم کوئی اور قدم اٹھائیں۔ ساڑھے پانچ بجے تک انتظار کیا گیا لیکن افسوس کے ساتھ لکھنا پڑھتا ہے کہ وزیر موصوف نے اپنی سابقہ روایت کا مظاہرہ کیا اور ایک ذمہ دار افسر کو پیغام دے کر بھیجا گیا کہ ابھی صدر سے ملاقات نہیں ہو سکی کیونکہ صدر کھاریاں میں ہیں اور چھ سات بجے سے قبل نہیں آ سکتے۔ اس پیغام کے بعد علماء کرام نے حکومت کے مختلف وعدوں کو ٹال مٹول اور دفع الوقتی پر محمول کرتے ہوئے اپنا فیصلہ اس طرح سنایا کہ اب علماء کرام یہاں سے پنڈال میں جلوس کی شکل میں جا کر عوام کو ساتھ لے کر سکرٹریٹ کی ناکہ بندی کریں گے۔ عوام کی آنکھیں علماء کرام کی راہ دیکھ رہی تھیں۔ انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں۔ علماء کرام جلوس کی شکل میں یہ نعرہ الجہاد الجہاد۔ لبیک لبیک بلند کرتے ہوئے پنڈال میں پہنچے۔ قائد ملت نے دوبارہ عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم مہذب قوم ہیں اور مہذب یافتہ قومیں تخریب کاری سے دور رہتی ہیں۔ ہم پاکستان کی تعمیر چاہتے ہیں۔ تخریب نہیں چاہتے۔ اور اب عوام صبر و تحمل کا دامن تھام کر علماء کرام کی قیادت میں سیکریٹریٹ پہنچیں گے اور اگر حکومت تشدد کرے تو ہم حسینی ہیں۔ ہمیں پھر بھی اسوہ حسینیؑ

پر گامزن ہو کر اپنے مقصد کی طرف رواں دواں رہنا چاہیئے۔ ایک مقام پر قائد نے فرمایا کہ شہد کی مکھیوں اور برساتی مکھیوں میں فرق ہوتا ہے اور شہد کی مکھیوں کا نشیمن ہمیشہ پھولوں کا دامن ہوتا ہے اور شہد کی مکھیوں کو یقین ہوتا ہے کہ اگر ہم غلط جگہ پر بیٹھیں تو یعسوب ہمارا احتساب کریگا۔ قائد ملت خطاب کرکے اسٹیج سے اُترے ہی تھے کہ عوام کے طوفانی ریلے نے قائد کی کار کو گھیرے میں لے لیا۔ اور حسینی مجاہدوں کا قافلہ اپنی منزل کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی قافلہ پنڈال سے نکلنے بھی نہیں پایا تھا کہ پولیس نے ایک عمارت کو کمین گاہ بنا کر اشک آور گیس کے گولے برسانے شروع کر دیئے۔ اسلام آباد کی فضا، گولوں کی آواز سے گونج اُٹھی لیکن اہلبیت رسولؐ کے شیدائیوں کے ثبات قدم میں ذرا بھر لغزش نہ آئی۔ بلکہ عوام کے جم غفیر پولیس اور اس عمارت کی طرف قدم بڑھائے جہاں سے پولیس گولے پھینک رہی تھی۔ آنکھ جھپکنے کی دیر میں پولیس بھاگ گئی۔ عوام اپنے محبوب قائد اور علماء کرام کی قیادت میں پُرامن احتجاج کرتے ہوئے سکریٹریٹ کی شاہراہ پر جا رہے تھے۔ ہر طرف سے آنسو گیس کے گولے پھینکے جا رہے تھے۔ فضا اس قدر مکدر ہو چکی تھی کہ ہر طرف دھواں ہی دھواں تھا۔ دم گھٹ رہے تھے آنسو جاری تھے اور احتجاجی جلوس کو علماء کرام صبر و تحمل کی تلقین فرما رہے تھے کہ کسی بدطینت سپاہی نے یزیدیوں کے کردار کا مظاہرہ کرتے ہوئے پُرامن اور نہتے عوام پر اندھا دھند فائر کھول دیا۔ ایک نوجوان مومن محمد حسین شاد بن محمد رمضان آف شورکوٹ ضلع جھنگ درجہ شہادت پر فائز ہوا۔ اور کچھ مومنین زخمی ہو گئے۔ امامیہ اسٹوڈنٹس کے جوانوں نے شہید کو اُٹھا کر فوراً امام بارگاہ و مسجد اثنا عشری اسلام آباد میں پہنچا دیا۔ حکومت کی طرف سے جوں جوں تشدد بڑھتا جا رہا تھا، عوام کے جذبہ استقلال میں اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ حکومت کی طرف سے گولیاں اور آنسو گیس برسائی جا رہی تھی عوام اپنے دفاع میں نعرۂ تکبیر و حیدری کی آواز سے قصرِ صدارت کی بُنیادوں کو ہلا رہے تھے پولیس کی اس غلط حرکت سے عوام کے جذبات اِس قدر مشتعل ہو چکے تھے کہ علماء روکتے رہے لیکن نہتے مومنین نے پولیس گاڑی کو آن واحد میں گھیر لیا۔ پولیس سے لاٹھیاں چھین لیں۔ اگر علماء کرام آڑے نہ آتے تو گاڑی میں جتنے پولیس والے تھے سب کو عوام نے دارالبوار پہنچا دیا ہوتا۔ احتجاجی جلوس رواں دواں تھا اور پولیس کی کارروائی جاری تھی اندھا دھند آنسو گیس پھینکا جا رہا تھا لیکن شمع حسینی کے پروانوں کا سیلاب اپنے قائد کی کار کو حلقہ میں لئے ہوئے سکریٹریٹ کی طرف قدم بڑھاتا جا رہا تھا۔ حکومت کی سخت مزاحمت کے باوجود سات بجے کے قریب عوام سکریٹریٹ کی ناکہ بندی کرکے گیٹوں کے سامنے دھرنا مار کر بیٹھ چکے تھے اور گیٹوں پر علم حضرت عباسؑ لہرا چکے تھے۔

پانچ اور چھ تاریخ کی درمیانی شب جس طرح عوام نے گزاری اس کی عکاسی ممکن نہیں۔ رات دو بجے کے بعد شہید فقہ جعفریہ کی نماز جنازہ قائد ملت جعفریہ کی اقتدا میں ادا کی گئی۔ صبح کی نماز مومنین کی اکثریت نے تیمم سے ادا کی کیونکہ رات تین بجے کے بعد افواج پاکستان نے نہتے مومنین کا گھیراؤ کر کے پانی اور دوسری ضروریات زندگی کی رسد بند کر دی تھی۔ نماز صبح کے بعد سات بجے تک طوفانی بارش حسینی مجاہدوں کے جذبۂ ایمانی کا امتحان لے کر ختم ہو چکی تھی اِس وقت بھی ہم نے عوام کی ہمّت بلند اور عزم جوان کو دیکھ کر بے ساختہ کہنا پڑتا ہے' اے قوم شیعہ تیری عظمتوں کو سلام۔

۶ جولائی بروز اتوار آٹھ بجے کے قریب بریگیڈیئر ارشاد ترمذی آف لاہور حکومت کی طرف سے آئے اور قائد ملت جعفریہ حضرت علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ کو صدر مملکت کا پیغام پہنچایا، کہ صدر قوم آپ کو مذاکرات کی دعوت دیتے ہیں۔ اور آپ کو پریذیڈنٹ ہاؤس تک پہنچانے کے لئے کار بھیجی ہے تو قائد ملت نے اسی وقت پانچ رکنی وفد کی تشکیل دی جس کے بقیہ

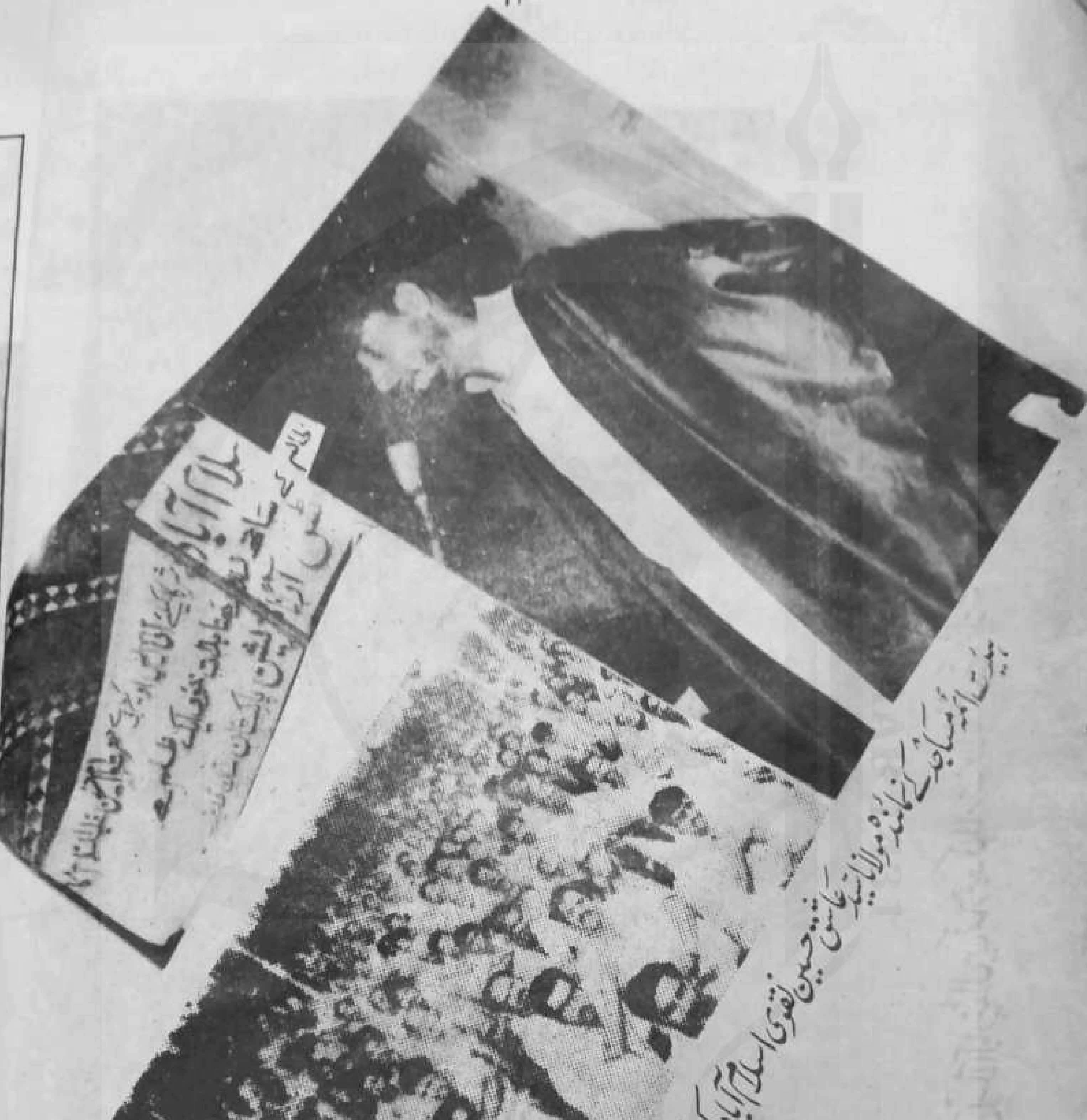
اراکین یہ ہیں حضرت الحاج مولانا سید گلاب شاہ صاحب قبلہ، حضرت مولانا سید صفدر حسین صاحب قبلہ نجفی۔ کرنل ریٹائرڈ جناب فدا حسین بخاری صاحب۔ جناب شبیر حسین صاحب ایڈوکیٹ۔ صبح آٹھ بجے سے لے کر رات آٹھ بجے تک مذاکرات جاری رہے۔ حکومت سے جو گفتگو ہوئی وہ عالم باعمل استاد العلماء الحاج سید گلاب شاہ صاحب قبلہ کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ صبح آٹھ بجے سے رات آٹھ بجے تک حکومت کے اراکین سے مذاکرات نہیں بلکہ مناظرہ ہوتا رہا۔ حکومت چاہتی تھی کہ شیعہ سنی علماء کی مشترکہ کمیٹی بنائی جائے اور وہ ایسا طریقہ کار وضع کرے جو دونوں گروہوں کے مابین ہو۔ اور اس پر دونوں مذہب عمل پیرا ہوں۔ شیعہ وفد کا موقف یہ تھا کہ جو بھی قانون نافذ کیا گیا ہے یا کیا جائے گا۔ وہ سنی فقہ کا سنیوں کے لئے اور شیعہ فقہ کا شیعوں کے لئے ہو۔ شیعہ وفد نے اپنے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ رسول خدا صلعم کے انتقال کے بعد فوراً یہ دو مذہب رونما ہوئے۔ سنی حضرات نے اپنا طریقہ مذہب صحابہ کرام سے لیا۔ اور شیعہ حضرات نے اپنا طریقہ مذہب اہلبیت رسول صلعم سے اخذ کیا۔ اب چودہ سو سال گزر چکے ہیں۔ یہ دونوں گروہ اپنے اصولوں پر کاربند ہیں۔ نہ ہی یہ ایک ہوئے ہیں اور نہ ہی ایک ہو سکتے ہیں۔ اگر ایسا طریقہ بنایا گیا جو دونوں مذہبوں کے مابین ہوا تو وہ خدا کا اسلام نہیں ہوگا بلکہ موجودہ حکومت کا اسلام ہوگا جو دونوں مذہبی طریقوں کے لئے قابل عمل نہیں ہو سکتا اور ایسا نظام رائج کرنے سے پاکستان کا استحکام و سلامتی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ لہٰذا موجودہ حکومت کو اسلام دوستی اور پاکستان دوستی کا ثبوت دیتے ہوئے سنی حضرات کو سنی فقہ اور شیعہ حضرات کو شیعہ فقہ پر عمل پیرا رہنے دیا جائے کیونکہ یہ دونوں پاکستان کے بازو ہیں اور دونوں کی کاوشوں سے پاکستان وجود میں آیا۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ متعدد بار مسودہ تیار کیا گیا لیکن اس پر اتفاق نہ ہو سکا۔ آخر میں اس مسودہ پر قائد ملت جعفریہ صدر و وزراء نے دستخط کئے۔ جس میں فقہ جعفریہ کی حیثیت کو مکمل طور پر تسلیم کیا گیا ہے اور ۱۵ ستمبر تک آرڈیننس میں ترمیم کر کے فقہ جعفریہ کو شامل کرنے کا وعدہ و یقین دہانی کرائی گئی۔ مسودہ کی نقل قائد ملت کو بھی دی گئی۔ سارا دن شیعان آل محمدؐ نے چلچلاتی دھوپ اور قائد ملت کی راہ دیکھتے ہوئے گزارا۔ کتنے تکلیف دہ تھے وہ لمحات کہ ایک طرف پانی اور کھانا بند اور پھر اپنے محبوب قائد کا فراق۔ رات ساڑھے آٹھ بجے قائد ملت اپنے رفقاء کے ساتھ سکریٹریٹ پہنچے جہاں ملت جعفریہ کے پروانے بھوکے پیاسے انتظار کر رہے تھے۔ جیسے ہی مفتی صاحب کار سے نکلے عوام نے اپنے محبوب قائد اور دوسرے علماء کا پر جوش نعروں سے خیر مقدم کیا۔ قائد ملت نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت نے وعدہ کیا ہے کہ ۱۵ ستمبر تک فقہ جعفریہ کا آرڈیننس جاری کر دیا جائے گا۔ عوام نے فرط مسرت سے اپنے قائد کے نام کے نعرے لگائے اور آخر میں پاکستان زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ قائد کے حکم سے عوام پُر امن خوشی کے نعرے لگاتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔

مشیعان آل محمدؐ کا تاریخی کنونشن اور علماء کرام کا تاریخی جلوس اور پھر علماء کی قیادت میں عوام کا پُرامن سکریٹریٹ کی ناکہ بندی کرنا، اسلام آباد کی زندگی کا ایک ایسا عظیم اور تاریخی واقعہ ہے جو اس سے قبل پاکستان کے دارالخلافہ اسلام آباد کی آنکھوں نے نہیں دیکھا۔ اس کنونشن میں علماء کی رہبری و قیادت اور امامیہ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے انتظامات و حوصلے قابل صد ستائش ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ علماء دین کا سایہ ہمارے سروں پر باقی رہے اور ان جوانوں کو مزید ہمت و حوصلہ عطا فرمائے جو دین و ملت جعفریہ کے لئے کام کر رہے ہیں۔



کنونشن اسلام آباد پنڈال میں نماز جمعہ کی امامت مولانا مفتی سید عنایت علی شاہ صاحب فرما رہے ہیں۔





بیرونِ ملک مساجد کے نمائندہ مولانا سید عاشق حسین نقوی اسلام آباد کنونشن میں تقریر کر رہے ہیں



اسلام آباد میں علماء کرام کا جلوس سکریٹریٹ کی طرف رواں دواں ہے



ہیئت ائمہ مساجد کا وفد دوران جلوس اسلام آباد میں



کفن پوش وفد جلوس کے ہمراہ سیکریٹریٹ اسلام آباد کی طرف بڑھ رہا ہے



فقہ جعفریہ رابطہ کمیٹی کا نمائندہ وفد جس نے مولانا سید رضی جعفر صاحب قبلہ کی سربراہی میں اسلام آباد کنونشن میں شرکت کی



نوجوان خطیب اہلبیت جاوید جعفری صاحب جنہوں نے کنونشن اسلام آباد میں شرکت کی۔

شیعہ کنونشن اسلام آباد کے متعلق اخبارات کی رپورٹ

مشرق

ایک فرقہ کی فقہ کو دوسرے فرقہ پر مسلط نہیں کیا جائے گا۔ شیعہ اکابر کے وفد کو صدر ضیاء الحق کی یقین دہانی

زکوٰۃ اور عشر کے آرڈیننس میں فقہ جعفریہ کے مطابق ترمیم کردی جائیگی

فقہ جعفریہ کے مطابق زکوٰۃ آرڈیننس میں ترمیم کی جائے

ہم مہذب لوگ ہیں تہذیب کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑیں گے: مفتی جعفر حسین کا خطاب

شیعہ کنونشن کا آج آخری اجلاس ہوگا

راولپنڈی ۵ جولائی (سرور علی گنول اسٹاف رپورٹر) آج اسلام آباد میں دو روزہ شیعہ کنونشن شروع ہوگیا کنونشن کے دو اجلاس ہوئے۔ پہلے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ممتاز شیعہ عالم مفتی جعفر حسین نے کہا کہ حکومت فقہ جعفریہ کے مطابق زکوٰۃ اور عشر کے موجودہ آرڈیننس میں ترمیم کرے اور یہ تجویز پیش کی کہ حکومت زکوٰۃ کی وصولی کے لئے شیعہ علماء پر مشتمل ایک بورڈ تشکیل کرے جو شیعوں سے رضاکارانہ طور پر زکوٰۃ وصول کرے ہمارے لئے زکوٰۃ اور عشر کا آرڈیننس موجودہ صورت میں قابل قبول نہیں انہوں نے کہا کہ صدر پاکستان سے ملاقاتوں کے دوران تحریری اور زبانی طور پر انہیں فقہ جعفریہ کے بارے میں واضح کر دیا گیا تھا اور موجودہ آرڈیننس کی خامیاں بھی واضح کر دی گئی تھیں اس لئے یہ کہنا درست نہیں کہ موجودہ آرڈیننس میں تعزیرات پیش کئے گئے ہیں۔ شیعوں کو احمدی سے اتفاق ہے انہوں نے کہا کہ ہم اپنے موقف پر قائم ہیں۔ ہم مہذب لوگ ہیں اور ہم تہذیب کا دامن نہیں چھوڑیں گے

انہوں نے زکوٰۃ کے بارے میں فقہ جعفریہ کے اصولوں کی بھی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ عادل حکومت زکوٰۃ وصول کر سکتی ہے موجودہ زکوٰۃ فقہ جعفریہ کے مطابق درست نہیں ہے بلکہ فقہ حنفی کے مطابق ہے انہوں نے کہا کہ اکثریت اور اقلیت کے فیصلے سیاست میں ہو سکتے ہیں دین میں نہیں ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ میری صدر مملکت سے ملاقاتیں ہوئی ہیں اور میں نے اپنا موقف پیش کیا ہے فقہ حنفی کے مطابق بھی زکوٰۃ ایک سال تک جمع مال پر کاٹی جاتی ہے جب کہ بینک میں ایک دن کی جمع رقم پر بھی کاٹ لی گئی ہے جو درست نہیں ہے جبراً لی گئی ہے زکوٰۃ نہیں کنونشن میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ حکومت ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جو قوانین نافذ کر رہی ہے یا کرنا چاہتی ہے ان کے بارے میں فقہ جعفریہ کے اصولوں کے مطابق ترمیم کی جائے مقررین نے کنونشن سے

خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فقہ جعفریہ کا نفاذ ایک آئینی حق ہے انہوں نے کہا کہ شیعہ نظام مصطفیٰ کو تسلیم کرتے ہیں اور نفاذ بھی چاہتے ہیں مقررین نے مطالبہ کیا کہ کنونشن کی ساری کارروائی ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے نشر کی جائے مقررین نے کہا کہ وہ ان بعض حضرات کو جنہوں نے گزشتہ رات صدر مملکت سے ملاقات کی اپنا لیڈر تسلیم نہیں کرتے ایسے افراد کا محاسبہ کیا جائے گا جو سودے بازی کر رہے ہیں۔

کنونشن کی پہلی نشست سے مولانا سید عابد حسین۔ صابر حسین نقوی۔ مولانا ظفر خادم حسین۔ آغا علی ملتانی۔ مولانا احمد نوری۔ شبیر سبزواری۔ صادق علی عبداللہ جان۔ ملک نذر عباس۔ خواجہ اختر حسین محسن نقوی۔ مقبول حسین اور شعیب سہیل نے اور دوسری نشست سے مفتی جعفر حسین اکبر عباس نقوی۔ حاجی محسن علی۔ مولانا کاظم حسین۔ ملک برکت خان احمد نواز خان۔ محمد عباس۔ مولانا عاشق حسین نقوی سید نصیر الحسن۔ علامہ عرفان حیدر۔ مولانا اکرام حسین ہاشمی

(باقی صفحہ آخر کالم ۷ میں)

کثیر تعداد میں مندوبین نے کنونشن میں شرکت کی۔ پریس ریلیز میں یہ الزام لگایا گیا کہ پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے سلسلے میں فقہ جعفریہ کو نظر انداز کیا گیا ہے بہرحال واضح رہے کہ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ زکوٰۃ اور عشر آرڈیننس کے تحت جن اثاثوں پر لازمی زکوٰۃ وصول نہیں کی گئی ان پر زکوٰۃ وصول کرنے میں شیعہ آزاد ہیں اور وہ اپنا طریقہ کار خود وضع کر سکتے ہیں۔ حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ زکوٰۃ اور عشر آرڈیننس کو مزید بہتر بنانے کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کے زیر اہتمام شیعہ اور سنی علماء پر مشتمل کمیٹی بنائی جائے گی۔

کنونشن

اور مجلس نے خطاب کیا۔ شیعہ علماء کے اس کنونشن میں بہت بڑی تعداد میں شرکت کی کنونشن کے لئے وسیع انتظامات کئے گئے تھے لوگ کنونشن میں شرکت کے لئے دور دور سے بسوں کے قافلے کی صورت میں پہنچے۔

کنونشن کا آج آخری اجلاس ہوگا اے پی پی کے مطابق کانفرنس کے منتظمین نے ایک پریس ریلیز جاری کی ہے جس میں کہا گیا ہے

آئندہ فقہ جعفریہ کے منافی کوئی قانون نافذ نہیں کیا جائے گا

حکومت کی یقین دہانی کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ۱۵ ستمبر تک قانون نافذ کرنیکا فیصلہ

مفتی جعفر حسین کی طرف سے صدر کی یقین دہانی کا خیر مقدم، اسلام آباد کنونشن کے شرکا سے واپس جانے کی اپیل

راولپنڈی ۶ جولائی (نمائندہ خصوصی) ملک کے صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے یقین دلایا ہے کہ زکوٰۃ آرڈیننس میں فقہ جعفریہ کے مطابق ترمیم کر دی جائے گی اور آئندہ شیعہ حضرات کے لئے کوئی ایسا حکم قانون یا آرڈیننس نافذ نہیں کیا جائے گا جو فقہ جعفریہ کے منافی ہو صدر نے یہ یقین دہانی شیعہ اکابرین کے ایک وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کرائی جس نے آج صدر سے ملاقات کی تھی صدر نے کہا کہ اگر کوئی آرڈیننس یا قانون فقہ جعفریہ کے منافی نافذ کر دیا گیا ہے تو اس میں مناسب ترمیم کر دی جائے گی تاکہ اسے فقہ جعفریہ کے مطابق ڈھالا جا سکے صدر

باقی صفحہ ۸ کالم ۲ میں ملاحظہ فرمائیں

مفتی جعفر حسین نے اپنے پہلے موقف کا اعادہ کرنے پر صدر ضیاء الحق کا شکریہ ادا کیا اور دعوہ کیا کہ وہ اسلام آباد میں جمع ہونے والے شیعہ حضرات کو اپنے اپنے گھروں کو واپس جانے کے لئے کہیں گے ملاقات کے دوران وفاقی وزیر مذہبی امور مسٹر محمود ہارون ایڈمنسٹریٹر جنرل زکوٰۃ ..... آئی اے انصاری سیکرٹری اطلاعات میجر جنرل مجیب الرحمان اور سیکرٹری داخلہ بھی موجود تھے۔

نمائندہ مشرق کی اطلاع کے مطابق صدر سے ملاقات کے بعد شیعہ اکابر واپس اسلام آباد گئے اور وہاں جمع شیعہ حضرات کو صدر سے اپنی بات چیت کے بارے میں بتایا اور ان سے اپیل کی کہ وہ پرامن طور پر اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو جائیں آخری اطلاع کے مطابق شیعہ کنونشن میں شرکاء افراد بسوں میں بیٹھ کر جو انہیں فراہم کی گئی تھیں واپس اپنے اپنے شہروں کو روانہ ہو گئے ہیں۔

اے پی پی کے مطابق شیعہ اکابرین نے جن کی قیادت مفتی جعفر حسین کر رہے تھے کنونشن کے لئے جمع حضرات کو بتایا کہ وہ صدر مملکت کی یقین دہانی سے مطمئن ہیں۔ اس پر اجتماع نے اظہار مسرت کیا اور نعرے لگائے جس کے بعد لوگ پرامن طور پر گھروں کو روانہ ہو گئے۔

بقیہ۔ ترمیم

نے شیعہ اکابرین کے وفد کو یقین دلایا کہ کسی ایک فرقہ کی فقہ کو دوسرے فرقہ پر مسلط نہیں کیا جائے گا اور آئندہ قانون بناتے وقت شیعہ حضرات کے سلسلے میں فقہ جعفریہ کو بھی مدنظر رکھا جائے گا انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں ایک ضروری قانون ۱۵ ستمبر تک نافذ کر دیا جائے گا۔

شیعہ لیڈروں [illegible] آج صدر مملکت کی دعوت پر ان سے سی ایم ایل اے سیکرٹریٹ میں ملاقات کی وفد میں جس کی قیادت مفتی جعفر حسین کر رہے تھے مولانا سید گلاب شاہ، مولانا سید صفدر حسین نجفی، لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ سید فدا حسین نقوی اور سید شبیر حسین ایڈووکیٹ شامل تھے سی ایم ایل اے سیکرٹریٹ کے پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ صدر ضیاء الحق نے شیعہ وفد کا نقطہ نظر سننے کے بعد اپنی اس یقین دہانی کا اعادہ کیا کہ پاکستان کے تمام شہریوں کے مذہبی جذبات کا پورا احترام کیا جائے گا اور ایک فرقے کی فقہ دوسرے فرقے پر نہیں ٹھونسی جائے گی صدر نے شیعہ رہنماؤں کے خدشات دور کرنے کے لئے انہیں بتایا کہ انہوں نے اہل تشیع کو اس سے قبل جو یقین دہانی کرائی تھی وہ اس پر قائم ہیں اور اس پر پوری طرح عمل درآمد کے لئے ضروری اقدامات کریں گے اگر کوئی قانون آرڈیننس یا ایکٹ اس یقین دہانی کے برعکس نافذ ہو گیا ہے تو اس میں ضروری ترمیمات کر کے اہل تشیع کے لئے ان کی فقہ کے مطابق بنا دیا جائے گا انہوں نے یہ یقین دہانی بھی کرائی کہ شیعوں کے لئے قانون سازی کرتے وقت آئندہ فقہ جعفریہ کا مناسب لحاظ رکھا جائے گا اس سلسلے میں ضروری قانون ۱۵ ستمبر ۱۹۸۰ء تک نافذ کیا جائے گا۔

جنگ

[illegible]

قانون بناتے وقت اہل تشیع کیلئے فقہ جعفریہ کا لحاظ رکھا جائے گا، صدر ضیاء

[illegible]

مفتی جعفر کی قیادت میں شیعہ وفد کی صدر سے ملاقات

صدر کی طرف سے سابقہ یقین دہانی کے اعادہ پر شیعہ رہنما کا اظہار تشکر

اسلام آباد ۱۶ جولائی (اپپ) صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے اس یقین دہانی کا اعادہ کیا ہے کہ پاکستان کے ہر شہری کے مذہبی عقیدے کا پورا احترام کیا جائے گا اور ایک فرقے کی فقہ دوسرے فرقے پر مسلط نہیں کی جائے گی۔ صدر نے یہ یقین دہانی آج شیعہ وفد کا نقطہ نظر سننے کے بعد کرائی۔ آج شام سی ایم ایل اے سیکرٹریٹ نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کی دعوت پر شیعہ رہنماؤں کے ایک وفد نے مفتی جعفر حسین کی قیادت میں آج صدر سے ایم ایل اے سیکرٹریٹ میں صدر سے ملاقات کی۔ ان کے ہمراہ وفد کے دوسرے ارکان یہ تھے۔ مولانا سید گلاب شاہ، مولانا سید صفدر حسین نجفی، لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سید فدا حسین نقوی اور سید عبدالحسین ایڈووکیٹ۔ شیعہ وفد کا نقطہ نظر سننے کے بعد صدر نے اپنی اس سابقہ یقین دہانی کو دہرایا کہ ملک کے ہر شہری کے مذہبی عقائد کا پورا پورا احترام کیا جائے گا اور کسی ایک فرقے کی فقہ دوسرے پر مسلط نہیں کی جائے گی۔ شیعہ لیڈروں کے خدشات کو رفع کرتے ہوئے صدر مملکت نے کہا کہ وہ اہل تشیع کے حقوق اپنے پہلے وعدے پر قائم ہیں۔ اور وہ اسے اس کی روح اور معانی کے مطابق عملی جامہ پہنانے کیلئے ضروری اقدامات کریں گے۔ صدر مملکت نے مزید کہا کہ اگر کوئی قانون آرڈیننس یا ایکٹ ان کے اس وعدے کے خلاف نافذ ہو چکا ہے تو اس میں ضروری ترمیم کر دی جائے گی تاکہ وہ اہل تشیع کے لئے فقہ جعفریہ سے ہم آہنگ ہو جائے۔ انہوں نے یہ یقین بھی دلایا ہے کہ آئندہ قوانین مرتب کرتے وقت اہل تشیع کے لئے فقہ جعفریہ کو ملحوظ رکھا جائے گا اس سلسلے میں ضروری قانون ۵ ستمبر ۱۹۸۰ء تک بنا لیا جائے گا۔ مفتی جعفر حسین نے صدر مملکت کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنے سابقہ وعدے کا اعادہ کیا اور صاف طور سے یقین بھی دلایا۔ اسلام آباد میں جاری تشیع کنونشن میں انہیں وہ مشورہ دیں گے کہ وہ پرامن طور پر اپنے گھروں کو لوٹ جائیں۔ دوران ملاقات وزیر مذہبی امور، وفاقی وزیر مسٹر محمود اے ہارون، ڈپٹی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل، زکوٰۃ سیکرٹری اطلاعات اور سیکرٹری ڈائریکٹر جنرل اس ملاقات کے موقع پر موجود رہے۔

(اپپ) حکومت اور مفتی جعفر حسین کی زیر قیادت شیعہ وفد کے درمیان سمجھوتہ ہونے کے بعد اسلام آباد میں جمع شیعہ حضرات آج رات اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔ مفتی جعفر حسین اور دیگر چار شیعہ لیڈروں نے صدر ضیاء الحق سے ملاقات کے بعد اہل تشیع کے اجتماع کو آگاہ کیا کہ صدر نے ان کے مطالبات کے سلسلے میں جو یقین دہانی کرائی ہے وہ اس سے مطمئن ہیں۔ مجمع نے اس اعلان کا نعرے لگا کر خیر مقدم کیا اور بعد میں وہ پرامن طور پر منتشر ہو گئے۔

اہل تشیع کو اپنی فقہ کے مطابق زکوٰۃ و عشر ادا کرنے کی اجازت ہوگی

اسلام آباد (جنگ کرائم رپورٹر) صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے کہا ہے کہ پاکستان کے ہر شہری کو اپنے فرقے کے عقیدے کے مطابق زندگی گزارنے کی آزادی ہے انہوں نے کہا کہ ایک فرقے کی فقہ کو دوسرے پر نہیں ٹھونسا جائے گا۔ آج مسٹر پی این آئی کے ڈیسک ایک مدیر نے ان سے سوال کیا کہ وہ حکومت اور شیعہ لیڈروں کے درمیان جو فیصلہ ہوا ہے کے اہم نکات بتائیں۔ اس پر صدر نے یقین دہانی کرائی کہ حکومت نے شیعہ فرقے کے نقطہ نگاہ کو ملحوظ رکھا ہے کیونکہ حکومت سمجھتی ہے اس امر پر یقین رکھتی ہے کہ ایک فرقے کی فقہ کو دوسرے پر مسلط نہیں کیا جائے گا۔ صدر نے کہا کہ ہر حکومت کی اپنی قوت ہوتی ہے مگر یہ قوت عوام کی قوت سے کم ہوتی ہے لیکن ان کا ایمان ہے کہ اس نوعیت کے معاملات کو باہمی مفاہمت اور پرامن طریقے سے حل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت زکوٰۃ آرڈیننس میں ایسی ضروری ترامیم کرے گی جن کے تحت شیعہ فرقے کو اپنی فقہ کے مطابق زکوٰۃ و عشر ادا کرنے کی اجازت ہوگی۔

بات چیت

مطابق زکوٰۃ و عشر دینے کی اجازت ہوگی صدر نے شیعہ کارکنوں کے اشتعال انگیز رویے پر افسوس کرتے ہوئے کہا کہ انہیں خود کو شیعہ کہنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ صدر نے کہا کہ انہوں نے اس مسئلے کو اپنی ذاتی انا کا مسئلہ نہیں بنایا۔ اس لئے انہوں نے اس تنازعے کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ صدر نے کہا کہ وہ حقائق کو انداز ہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ صدر نے کہا کہ انہیں اسلام آباد کے شیعہ کنونشن میں کی گئی تقاریر کو ملاحظہ کرنا پڑا۔ جس میں یہ کہا گیا کہ وہ (صدر مملکت) شیعوں کو نکال باہر کرنے کے درپے ہیں اور یہ کہ وہ شیعوں پر دوسری فقہ مسلط کر رہے ہیں۔ یہ جوش میں آکر شیعہ لیڈروں نے جہاد کی کال دی۔

تنظیم علمائے امامیہ بلتستان کا احتجاج

برادرانِ ایمانی ـ کنونشن اسلام آباد کے انعقاد سے قبل ایک اجلاس علماء وبلتستان نے ۲۱ جون ۱۹۸۰ء کو اسکردو میں کیا اور احتجاجی جلوس نکالا۔ اجلاس میں ایک قرارداد منظور کر کے حکومتِ پاکستان کو بھیجی گئی۔ قرارداد کا متن درج ذیل ہے۔

"پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے لہٰذا جذبۂ اسلامی کے پیشِ نظر نفاذِ شریعت کا ہم نے ابتدا ہی سے خیر مقدم کیا ہے ہمیں اطمینانِ کامل تھا کہ حکومت ہمارے دینی معاملات میں مداخلت نہیں کرے گی لیکن حکومت نے تمام اسلامی فرقوں پر ایک ہی فرقے کے عقائد کو مسلط کر دیا جس کو ہم مداخلت فی الدین سمجھتے ہیں ملت شیعہ کے لئے یہ موت وحیات کا مسئلہ ہے جسے ہم کبھی برداشت نہیں کر سکتے اور ہم اس کی مخالفت کریں گے خواہ نتائج کچھ ہی کچھ نہ ہوں۔ ہم حکومت کو مشورہ دیتے ہیں کہ اب ہمارے ضبط وتحمل کا امتحان لینے کے بجائے اعلان شدہ آرڈیننس میں ہمارے عقائد کے مطابق فوری طور پر ترمیم کر کے ہمارا آئینی اور اسلامی حق بحال کرے۔"

اس قرارداد کی وصول کے بعد صدر مملکت پاکستان نے اہلِ گلگت وبلتستان کے لئے آرڈر جاری کر دیا ہے کہ ان لوگوں سے زکوٰۃ نہ کاٹی جائے۔ یہ آرڈرز وہاں کے بینکوں کو مل چکے ہیں لیکن ابھی علماء وعوام نے اس بات کو پوری طرح تسلیم نہیں کیا ہے کہ صرف ایک علاقہ کے لئے ایسا ہو بلکہ پورے پاکستان کے شیعوں کے لئے ہو اور ہر مسئلہ میں ملتِ جعفریہ کے لئے اس کی فقہ کے مطابق قانون کا نفاذ ہو۔

چنانچہ ۲۷ جون جمعہ کو دوبارہ اجلاس بلایا گیا جس میں متعدد علمائے کرام نے تقریریں کیں اور مولانا سید علی الموسوی نے اپنی تقریر میں کہا کہ احکام شریعت میں کسی کو مداخلت کا حق نہیں ہے۔ کوئی حکومت کوئی صاحب اقتدار زکوٰۃ کے وجوب کو ختم یا معاف نہیں کر سکتا ہے۔ ہم نے زکوٰۃ کی معافی نہیں مانگی ہم نے اپنے آزادیٔ فقہ کا حق مانگا ہے۔ صدرِ مملکت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مسلمانوں پر سے زکوٰۃ معاف کر دیں۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ قانون میں فقہ جعفریہ کو شامل کیا جائے زکوٰۃ ہم سے ہماری فقہ کے مطابق وصول و خرچ ہو۔ اگر کسی کو ایسا وجوب معاف کرنے کا حق ہے تو میں عوام کو نماز معاف کرتا ہوں تو کیا آج سے نماز معاف ہو گئی۔ (از تنظیم علماء امامیہ بلتستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

اتحاد

اتحاد اور اجتماعی فائدے سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اور یہ بات روز روشن کیطرح عیاں ہے کہ جو قوم اتحاد اور قائد نہ رکھتی ہو وہ کبھی بھی دنیا میں مہذب نہیں ہو سکتی اور نہ ترقی کر سکتی ہے اللہ کا لاکھ لاکھ کا احسان ہے کہ شیعان آل محمدؐ جو سرزمین پاکستان کے باشندے ہیں اتحاد کیلئے ان کو ایک مرکز اور ایک قائد جو صبر و استقلال کا پیکر اور صدق و صفا کا مجسمہ ہے جسے قائد ملت علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے مل چکا ہے۔ پوری قوم بیک زبان قبلہ مفتی صاحب کی آواز پر لبیک کہہ رہی ہے اور اسلام آباد کنونشن میں ثابت کر چکی ہے کہ جہاں ہمارے علمائے کرام اور قائد ملت پسینہ بہائینگے وہاں ہم خون کا نذرانہ پیش کر کے اپنے حقوق کی حفاظت کریں گے۔ ہیئت آئمہ مساجد امامیہ کراچی پوری قوم شیعہ کو اتحاد قائم رکھنے کی تلقین کرتی ہے اور قوم سے وعدہ کرتی ہے کہ اب قوم کے حقوق پائمال نہیں ہونے دے گی۔ اور کسی کے ناپاک عزائم خواہ اپنا ہو یا غیر شرمندۂ تعبیر نہیں ہونگے کیونکہ اب قوم کا ایک ہی نعرہ ہے۔

ایک ہی قائد ایک ہی رہبر مفتی جعفر مفتی جعفر

اور ہمارے مقصد سے جو ٹکرائے گا وہ پاش پاش ہو جائے گا

"آیت اللہ خمینی نے فرمایا۔ "جب تک کلمۂ توحید تمام عالم پر نہیں چھا جاتا ہمارا جہاد جاری ہے۔

از قلم: مولانا سید عاشق حسین صاحب نقوی

معاہدے کی عبارت جو مفتی صاحب قبلہ اور حکومت کے درمیان اسلام آباد میں ہوا

RAWALPINDI, JULY 6: AT THE INVITATION OF THE PRESIDENT, GENERAL MOHAMMAD ZIA-UL-HAQ, A DELEGATION OF SHIA LEADERS HEADED BY MUFTI JAFFER HUSSAIN MET HIM AT CMLA'S SECRETARIAT HERE TODAY.

THE OTHER MEMBERS OF THE DELEGATION WERE MAULANA SYED GHULAB SHAH, MAULANA SYED SAFDAR HUSSAIN NAJAFI, LT COL (RETD) SYED FIDA HUSSAIN NAQVI AND SYED SHABBIR HUSSAIN, ADVOCATE.

AFTER HEARING THE POINT OF VIEW OF THE SHIA DELEGATION, THE PRESIDENT REITERATED HIS EARLIER ASSURANCE THAT RELIGIOUS FAITH OF EVERY CITIZEN OF PAKISTAN WILL BE FULLY RESPECTED AND FIQAH OF ONE SECT WILL NOT BE IMPOSED ON ANOTHER. ALLAYING THE APPREHENSIONS OF SHIA LEADERS, THE PRESIDENT SAID THAT HE STOOD BY HIS EARLIER COMMITEMENT TO THE SHIA COMMUNITY AND WOULD TAKE NECESSARY STEPS TO HONOUR IT IN LETTER AND SPIRIT.

THE PRESIDENT ADDED THAT IF ANY LAW, ORDINANCE OR ACT REPUGNANT TO THE SPIRIT OF HIS ASSURANCE HAD BEEN ENFORCED NECESSARY AMENDMENTS WOULD BE MADE TO BRING IT IN LINE WITH THE POINT OF VIEW OF FIQAH JAFARIA FOR SHIAS. HE ALSO ASSURED THAT WHILE FRAMING LAWS IN FUTURE DUE REGARD WILL BE GIVEN FOR FIQAH JAFARIA FOR THE SHIAS. NECESSARY LEGISLATION TO THIS EFFECT WILL BE MADE BY 15 SEPTEMBER 1980.

MUFTI JAFFAR HUSSAIN THANKED THE PRESIDENT FOR REITERATING HIS POSITION AND PROMISED TO ADVISE SHIAS GATHERED AT ISLAMABAD TO RETURN TO THEIR RESPECTIVE HOMES.

Mr Mahmud A Haroon,
Minister for Religious Affairs

Mufti Jafar Hussain

شکریہ

قابل تحسین ہیں ہیئت علماء امامیہ راولپنڈی اور قائد ملت جعفریہ علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ کہ جنہوں نے وقت کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے شیعہ کنونشن اسلام آباد کا انعقاد کر کے ملت جعفریہ کو زندگی کا ثبوت فراہم کرنے کا موقعہ دیا۔ ہیئت آئمہ مساجد امامیہ کراچی اپنے مقتدر علمائے کرام کو اس کارنامہ پر مبارکباد پیش کرتی ہے اور ان دشمن ملت عناصر کی مذمت کرتی ہے جنہوں نے ان کی مخالفت کی ہے۔

منجانب

ہیئت آئمہ مساجد امامیہ کراچی

ھیئت ائمہ مساجد امامیہ کراچی

ایک عرصے سے مذہبی دنیا میں شدت سے محسوس کیا جارہا تھا کہ ایک جامع تنظیم ہو کہ جس پر پوری قوم اعتماد کر سکے تو اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے آپ کے شہر کراچی کے مقتدر علماء پیش نماز حضرات نے ہیئت ائمہ مساجد امامیہ کراچی کے نام سے ایک تنظیم قائم کی ہے جو خالص دینی و مذہبی اہل علم کی تنظیم ہے اور ملت جعفریہ کو یکجا اور ایک مرکز کی طرف لانے کیلئے کوشاں ہے اس سے تعاون آپکا دینی و اخلاقی فریضہ ہے۔

ہیئت کے مقاصد حسب ذیل ہیں!

* اہلبیت علیہم السلام کے ایام ولادت و شہادت پر محافل و مجالس کا انعقاد * ایک عربی دینی مدرسہ کا قیام * افراد قوم میں دینی اخلاقی شعور پیدا کرنا خصوصاً نئی نسل کو اسلامی معاشرہ سے متعارف کرانا۔ * دار المطالعہ اور کتب خانہ کا قیام۔
* شعبہ نشر و اشاعت کا قیام جو دین و ملت جعفریہ کی ضرورت کو پورا کر سکے حقوق ائمہ مساجد امامیہ کی حفاظت اور انکی فلاح و بہبود کیلئے سعی کرنا۔

وما توفیقی الا باللہ

تعارف

نشریات ہیئت ائمہ مساجد امامیہ کراچی

پتہ :- مسجد عسکری دستگیر ۹ کراچی ۳۸ فون : ۶۸۴۲۵۱

جمعتہ الوداع یا یوم القدس

عالمِ اسلام کے عظیم رہنما و رہبر مجاہد اکبر آیت اللہ العظمیٰ

السید روح اللہ مد ظلہ الخمینی

نے ماہِ مبارک کے جمعتہ الوداع کو یوم القدس قرار دیا ہے۔ لہٰذا اراکین ہیئت ائمہ مساجد امامیہ کراچی یوم القدس مناتے ہوئے صیہونیت و استعماریت اور یہودیت کے ناپاک عزائم کی شدید مذمت کرتے ہیں اور تمام دنیا کے مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ متحد ہو کر اپنے قبلۂ اول کو آزاد کرا کے دم لیں اور اسرائیلی عزائم کو خاک میں ملا دیں۔ (از ہیئت ائمہ مساجد)